

نقش کسی کی شوخی تحریر کا فریادی ہے، جس کے باعث ہر تصویر نے کاغذی لباس پہن کیا ہے؛ ہستی کو تصویر اس لیے کہا کہ اس کا وجود حقیقی نہیں، غیر حقیقی اور اعتباری ہے، مگر اعتباری اور عارضی ہونے کے باوجود وہ اتنے رنج و ملال کا باعث ہوئی کہ ہر ہستی سراپا فریاد بن گئی۔

۲۔ لغات۔ کاو کاو : ناری مصدر کا دیدن سے ہے، جس کے معنی ہیں کھودنا، کاوش، خلش، سخت محنت، رنج۔

سخت جانی : حد درجہ جفاکشی، ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنا۔  
جوتے شیر : عام روایت کے مطابق دھنر، جو فرہاد نے بے ستون پہاڑ کاٹ کر بنائی تھی تاکہ شیریں کے باغ تک پانی پہنچ جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حقیقتہً دودھ کی نہر تھی۔ پہاڑوں پر سے جتنی ندیاں نیچے اترتی ہیں، ان کے پانی کا رنگ دُور سے عموماً سفید نظر آتا ہے، کیونکہ پانی پتھروں سے ٹکراتا ہوا آتا ہے اور اس میں جھاگ اٹھتے ہیں۔ لہذا وہ بہ لحاظ منظر جوتے شیر مشہور ہو گئی۔

شرح : جدائی کی حالت میں جن جن کاوشوں، کاہشوں اور مشقتوں کا میں تختہ مشق بنا ہوا ہوں، ان کا حال کچھ نہ پوچھو۔ نہ میں بیان کر سکتا ہوں، نہ سخت جانی کے باعث دم نکلتا ہے۔ بس یہ سمجھ لو کہ رات گزارنا اور شام کا صبح کرنا اتنا ہی دشوار ہے، جتنا فرہاد کے لیے بے ستون کو کاٹ کر جوتے شیر لانا دشوار تھا۔

اس شعر میں شاعر نے بہ حالت جدائی اپنی سخت جانی کو پہاڑ سے اور شام کے صبح کرنے کو جوتے شیر سے تشبیہ دی ہے۔

۳۔ لغات۔ شوق : یہاں اس سے مراد ہے شوقِ قتل۔

دم : سانس، دمِ شمشیر سے مراد تلوار کی دھار ہے۔

شرح : میرے شوقِ قتل کا جذبہ، جو اختیار سے باہر ہے، دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی کا یہ کرشمہ ہے کہ تلوار کا دم یعنی اس کی دھار کھچ کر سینے سے باہر نکل آئی ہے۔ چونکہ تلوار میں ایک گونہ جھکاؤ ہوتا ہے، اس لیے شاعر نے کہا کہ اس کی دھار (دم)